سستی اخبار مہنگی خبر

دنیائے صحافت میں "منفی خبروں کا سرچشمہ "پاکستان ایک بار پھر ساری دنیا میں بریکنگ نیوز بنا رہا۔ ہمیشہ کی طرح "بریکنگ نیوز" بھی ایسی جو سب پاکستانیوں کے لیے "ہارٹ بریکنگ نیوز" تھی۔ برطانیہ کی "سستی اخبار" دی نیوز آف دی ورلڈ جو اس سال "فون کالز اسکینڈلز" میں ملوث ہونے کی وجہ سے بند کر دی گئی مگر جانے سے پہلے ہمارے کھلاڑیوں کو بہت مہنگی پڑی۔ کرپشن اور دھوکہ دہی کے الزامات میں تین دیسی کرکٹرز کو جسٹس کک نے "ولائتی جیل" کا تحفہ عیدی میں دیکر دنیائے کرکٹ بلکہ سپورٹس کی تاریخ میں پہلی بار کسی کھلاڑی کو "سپاٹ فکسنگ" میں ملوث ہونے کے جرم میں پابندِ سلاسل کرنے کا حکم صادر کیا۔ اسیرانِ طمع ولالچ اب ولائتی زندان میں بیٹھ کر یہ تو ضرور سوچتے ہونگے کہ آخر ہم نے ایسا کونسا "نیا کام" کر دیا جس کی پاداش میں ہمیں سات سمندر پار رسوائی کا ٹیکہ ماتھے پر لگا کر آہنی سلاخوں کے پیچھے بند کر دیا گیا۔ جس معاشرے کا وہ حصہ ہیں وہاں تو ایسا سلوک ان لوگوں سے کیا جاتا ہے جو ایمانداری کا سبق پڑھانے کی کوشش بھی کرے، سچ بولے یا حق کا ساتھ دینے کی جرات کرے، کرپشن کے خلاف اعلان بغاوت کرے......! اسلامی جمہوریہ پاکستان میں کرپشن، دھوکہ دہی، جھوٹ اور اقربہ پروری ہی تو ہمارے "قومی امتیاز" بن کر سامنے آئے ہیں۔ جو صدر پاکستان سے شروع ہو کر فٹ پاتھ پر ٹھیلہ لگا کر روزی کمانے والے تک پہنچتا ہے۔ آج ہم اس مقام پر آ چکے ہیں کہ اگر کسی کو سزا دینا ہو تو اس پر صرف تین ماہ کے لیے یہ پابندی لگا دی جائے کہ وہ جھوٹ، کرپشن اور دھوکہ دہی میں بالکل ملوث نہیں ہوگا۔ یقیناً اس ملک میں ان تین خوبیوں کو بروئے کار لائے بغیر تین ماہ گزارنے کا عمل ہی سب سے سخت سزا ہوگی۔ بدقسمتی سے یہ 'صفات' اب ہماری فطرت کا حصہ بنتی جا رہی ہیں یہی وجہ ہے کہ ملک سے باہر جا کر بھی ہم جانے، ان جانے میں کچھ ایسا کر بیٹھتے ہیں جس کے منظر عام پر آنے سے ہماری جگ ہنسائی ہوتی ہے۔ ان کھلاڑیوں نے بھی وہی کیا جو اس ملک میں تقریباً سب ہی کر رہے ہیں۔ اس میں وہ اکیلے ہی قصوروار نہیں بلکہ سارا معاشرہ ہی قصوروار ہے جو ایسے نظام کو پروان چڑھانے کا ذمہ دار ہے۔ آج اگر ہمارے سلطان کرپشن کے بے تاج بادشاہ ہیں تو ان کو مسلط کرنے والے بھی ہم خود ہیں۔ اب تو ملک کا کوئی ادارہ ایسا نہیں جس کو کرپشن سے پاک تصور کیا جا سکے۔ سب سے زیادہ کرپشن ہی ان اداروں میں ہوتی ہے جن کے ذمہ کرپشن کا خاتمہ ہے۔ لہذا میرے نزدیک کسی کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ ان کھلاڑیوں پر انگلی اٹھائے کیونکہ اگر ہم خود احتسابی کی اخلاقی جرات کا مظاہرہ کریں تو ہم میں سے شاید کوئی اس قابل نہیں جو یہ دعوی کر سکے کہ اس نے کبھی کوئی ایسا کام نہیں کیا۔ جسٹس کک نے عامر کا دیہاتی اور خاندانی پس منظر، تعلیم اور عمر کی کمی کو فیصلے میں ملحوظ نظر رکھا اور اس کا ذکر بھی کیا مگر اس کو یہ بھی دیکھنا چاہئے تھا کہ جیسے کئی چیزیں ولائتی معاشرے میں جائز ہیں مگر ہمارے ملک میں ناجائز...... ایسے ہی کئی چیزیں ایسی بھی ہیں جو ہمارے معاشرے میں اب جائز بن چکی ہیں جو ادھر ناجائز تصور کی جاتی ہیں۔ جسٹس کک کے سخت ریمارکس اور زیادہ سے زیادہ سزا دینے پر کچھ حلقوں میں یہ بازگشت سنائی دے رہی ہے کہ "برطانوی جج" نے قومی ہیروز کے ساتھ ناروا سلوک کیا۔ اگر کوئی برطانیہ، بھارت، ساؤتھ افریقہ یا آسٹریلیا کا کھلاڑی اس جیسے فعل میں ملوث پایا جاتا تو اس کو یقیناً اتنی سخت سزا نہ ملتی۔ ماضی میں اظہر الدین، اجے جدیجہ،

منوج پربھارکر، سریش رائنا، ہنسی کرونئے، ہرشلے گبز، شین وارن، وغیرہ بھی ایسے الزامات کی زد میں آ چکے ہیں مگران کواتنی کڑی سزائیں نہ سنائی گئیں۔ یہ بھی سب کو پتہ ہے کہ کرکٹ میں جوا مافیا کا اڈاہ بھارت میں ہے۔اس کو بڑے بڑے ڈان اور بھائی لوگ کی سر پرستی بھی حاصل ہے۔ مگرہم کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ہم پاکستانی ہیں۔"بد سے بدنام برا" ہمارانام پہلے ہی بدنام ہے چاہے وہ کرپشن، دھوکہ دہی کی وجہ سے ہو یا دہشت گردی کی وجہ سے......!اگر بدنام ملک کا کوئی"بد" بیرونی مما لک میں "بدفعلی" کرتا پکڑا جائے تو اس "بدبخت" کو کون بچانے آئے گا......؟ ہمارے چندطلباء کو کچھ عرصہ قبل برطانیہ میں صرف شبہ کی بنیاد پر گرفتار کیا گیا۔جن پر دہشت گرد ہونے کے الزامات لگائے گئے جو بعد میں ثابت نہ ہوسکے۔ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ان طلباء سے معافی مانگ کران کو ہرجانہ ادا کیا جاتا لیکن ان کو تعلیم مکمل کیے بغیر پاکستان ڈیپورٹ کردیا گیا جس سے ان کا وقت اور پیسہ دونوں برباد ہوئے۔اس وقت اگر حکومتی لیول پر خلوص نیت سے دلچسپی لی جاتی تو آئندہ کسی دوسرے پاکستانی پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے کوئی ضرور سوچتا۔ ہمارے ملک میں اگر کوئی غیر ملکی سر عام قتل و غارت گری بھی کرے تو اس کو سفارت کار کہہ کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ہمارا تو اپنے ملک میں کوئی والی وارث نہیں تو بھلا ان کھلاڑیوں کے پیچھے برطانیہ کس نے آنا تھا......؟ جو اس ادارے کے چیئر مین تھے اگر وہ برطانیہ آ کر معافی نامہ نہ پڑھتے تو شاید ان کھلاڑیوں سے پہلے اعجاز بٹ صاحب ہی ولائتی جیل کا مزہ چکھ چکے ہوتے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ ہی بس ایسا ادارہ بچا تھا جس میں کچھ پیسہ ہے۔جس پر کرپشن مافیا نے نظریں گاڑھ رکھی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ بین الاقوامی طور پر متنازعہ شخصیت کے حامل اعجاز بٹ کو چیئر مین برقرار رکھا گیا کیونکہ وہ صدر زرداری صاحب کے نورنظر تھے۔لہذا اس ادارے کو بھی پی آئی اے، ریلوے، پاکستان اسٹیل مل، رینٹل پاور، جیسا بنانے کے لیے ضروری تھا کہ اس کا ہیڈ ہی ایسا ہو جس کی سوچ کا معیار ہی کھاؤ اور کھلاؤ ہو......!!!

میرا طریق فقیری نہیں امیری ہے
خودی کو بیچ کرپشن میں نام پیدا کر

اب اپنی برائی کو سازش کا نام دے کر خود کو دھوکہ دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔فرض کریں یہ سازش بھی ہے تو جال میں ہمیشہ وہی طائر پھنستا ہے جو"دانے" کا بھوکا ہوتا ہے۔آخر کب تک ہم سازشوں کا شکار ہوتے رہیں گے؟ ایک باکردار اور سچے انسان کا انجام کبھی رسوائی نہیں ہوتا۔اس کے خلاف چاہے سارا زمانہ ہی سازشیں کرلے اگر اس کا ایمان پختہ ہے تو وہ ہر امتحان میں سرخرو ہو کر تاریخ بنا دیتا ہے۔اگر ایمان کمزور ہو تو انجام رسوائی اور ذلت ہوتا ہے اور تاریخ میں ایک بدنما حصہ بن کر رہ جاتا ہے۔تاریخ بنانے، تاریخ بننے اور تاریخ کا بدنما داغ بننے میں صرف ایمانی جذبے کا ہی فرق ہوتا ہے۔ یہ تو تین کھلاڑیوں سے ہوا ہے اگر ہم نے اب بھی نہ سیکھا تو ہم سب تاریخ میں بدنما داغ بن کر رہ جائیں گے لیکن آج کل پاکستانی بچوں کو بتایا جارہا ہے کہ داغ تو اچھے ہوتے ہیں۔

تحریر: سہیل احمد لون
سربٹن۔سرے